36647- مسجد نبوی کی زیارت کے وقت سرزد ہونے والی غلطیاں

سوال

مسجد نبوی کی زیارت کے وقت کونسی غلطیاں واقع ہوتی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

بعض حجاج کرام سے مسجد نبوی کی زیارت کے وقت کئی ایک امور میں غلطیاں سرزد ہوتی ہیں :

اول :

بعض حجاج کرام کا یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت کا حج سے تعلق ہے ، اور مسجد نبوی کی زیارت کے بغیر حج کرنا جائز نہیں بلکہ بعض جاہل قسم کے لوگ تو اسے حج سے بھی زیادہ اہم سمجھتے ہیں !اور یہ اعتقاد باطل ہے ، لہذا حج اور مسجد نبوی کی زیادت کے مابین کوئی تعلق نہیں اور حج اس کے بغیر ہی مکمل ہوجاتا ہے ، اور مسجد نبوی کی زیارت بھی حج کے بغیر مکمل ہوجاتی ہے ، لیکن عرصہ قدیم سے ہی لوگوں کی یہ عادت بن چکی ہے کہ وہ مسجد نبوی کی زیارت حج کے سفر میں ہی کرتے ہیں کیونکہ باربار سفر سے انہیں مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

اوراسی طرح مسجد نبوی کی زیارت حج سے زیادہ اہم بھی نہیں بلکہ حج تو دین اسلام کا ایک رکن ہے اوراس کی عظیم مبادیات میں سے ہے ، لیکن مسجد نبوی کی زیارت کا یہ حکم نہیں ہے ، ہمیں علم نہیں کہ اہل علم میں سے کسی ایک نے بھی مسجد نبوی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کا حکم واجب بتلایا ہو ۔

اورجو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ : آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جس نے بھی حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ ظلم کیا) یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے اوردینی معلومات کے بھی منافی ہے ، کیونکہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی توپھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت واجبات میں سے سب سے زیادہ واجب ہوتی ۔

دوم :

مسجد نبوی کے بعض زائرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کا طواف کرتے ہیں ، اور حجرہ شریف کی جالیوں اوردیواروں کو چھوتے ہیں ، اور بعض اوقات تو اس کا بوسہ بھی لینا شروع کردیتے ہیں اوراپنے رخسار اس کے ساتھ لگاتے ہیں ، یہ سب کچھ بدعات و منکرات میں سے ہے ، اس لیے کہ کعبہ کے علاوہ کسی اورچیز کا طواف ایسی بدعت ہے جو حرام ہے ، اوراسی طرح بوسہ لینا اور چھونا اوراپنے رخسار لگانا کعبہ کی خاص جگہ پر ہی مشروع ہے ، لہذا اس طرح حجرہ شریف کی دیواروں اور جالیوں کو ذریعہ عبادت بنانے سے انسان اللہ تعالی سے دوری کے علاوہ کچھ حاصل نہیں کرتا ۔

سوم :

بعض زائرین کرام منبر اور محراب اور مسجد کی دیواروں کو چھوتے ہیں اوریہ سب کچھ بدعات میں شامل ہے ۔

چہارم :

یہ غلطی بہت عظیم اور سنگین گناہ ہے کہ بعض زائرین کرام اپنے مصائب دور کرنے کے لیے یا اپنی فرمائشیں پوری کروانے کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے ہیں یہ شرک اکبر اور دین اسلام سے خارج کردینے والا گناہ ہے اللہ اور اسکا رسول کسی صورت میں اسے پسند نہیں کرسکتے، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(وأن المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ أحدا)

{اور مسجدیں تو اللہ تعالی کے لیے ہی خاص ہیں لہذا تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو} الجن (21)

ایک اور مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

(وقال ربکم ادعونی أستجب لکم إن الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین)

{اور تمہارے پروردگار کا کہنا ہے کہ مجھے ہی پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دیتا ہوں، اور وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ورسوا کر کے جہنم میں ڈال دیے جائیں گے} غافر (60)۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

(إن تکفروا فإن اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر)

{اگر تم کفر کرو گے تو اللہ تعالی تم سے بے پرواہ ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر پسند نہیں کرتا} الزمر (71)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا یہ قول "جو اللہ تعالی اور آپ چاہیں" پسند نہیں کیا بلکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا : (کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا ہے، اللہ تعالی اکیلا ہی جو چاہے) ابن ماجہ (2118)

تو پھر اس شخص کے بارہ میں کیا ہوگا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارے اور ان سے مانگے اور اپنی تکلیفات دور کرنے کا کہے اور ان سے نفع مانگے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(قل لا أملک لنفسی نفعا ولا ضرا إلا ما شاء اللہ)

{آپ فرمادیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ تعالی چاہے} الاعراف (188)۔

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا :

(قل إنی لا أملک لکم ضرا ولا رشدا قل إنی لن یجیرنی من اللہ أحد ولن أجد من دونہ ملتحدا)

{کہہ دیجئے کہ میں تمہارے کسی بھی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں، کہہ دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی بھی اللہ تعالی سے نہیں بچا سکتا اور میں کسی صورت میں اسکے سوا کہیں اور جائے پناہ بھی نہیں پا سکتا} الجن (21)

لہذا مومن کو چاہیے کہ وہ اپنی امیدیں اور چاہتیں اس خالق ومالک سے ہی وابستہ کرے جس نے اسے پیدا فرمایا ہے، جو اسکی خواہشات کو پورا کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہے، اور جس سے اسے خدشہ اور ڈر ہو اُسے دور کرنے کا بھی اختیار اسی کے پاس ہے، اور مومن کو چاہیے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان، اُن سے محبت، ظاہری وباطنی اتباع وپیروی اور اطاعت کے حق کو پہچانے، اور اللہ تعالی سے اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق طلب کرتا رہے اور اللہ تعالی کی عبادت غیر شرعی طریقے سے مت کرے۔